تحقیق و تنقید

پروفیسر نسیم اختر

مصحف عثمانی کا ایک تحقیقی جائزہ
بعض تسامحات کی نشاندہی

مجھے اعتراف ہے کہ جناب کی ادارت میں شائع ہونے والا مجلہ محدث تحقیقات کا مرقع اور نکاتِ علمیہ سے لبریز ہوتا ہے۔ موادِ کثیرہ سے انتقاء کے باوصف بعض اصحابِ مقالات کے خیالات ان کے دوائر مطالعہ کا مظہر ہوتے ہیں اور قارئین کو تنقید و تعاقب کی دعوت دیتے ہیں۔

سابقہ شمارہ میں اس عاجزہ نے "برصغیر میں محدثین کی مساعی" مقالہ از غازی عزیر کے ایک حوالہ پر تعاقب لکھا تھا جس کے شائع ہونے پر میری حوصلہ افزائی ہوئی اور اب میں دوبارہ جرأت کر رہی ہوں کہ "مصحفِ عثمانی" کا تحقیقی جائزہ از جناب محمد عبداللہ صالح (مطبوعہ : محدث جنوری ۱۹۹۳ء) پر اپنے خیالات کا اظہار کروں۔

بلاشبہ "تدوینِ قرآن" کے سلسلہ میں مصحفِ عثمانی ایک اہم موضوع ہے جس پر بہت کچھ لکھا جاچکا ہے اور اس کا تعلق نفس قرآن کی حفاظت کے ساتھ ہے۔ "فضائلِ قرآن" کی حفاظت کے ضمن میں محدثین نے بھی جمع قرآن کے سلسلہ میں اعتناء کیا ہے سب سے پہلے امام بخاری نے جمع قرآن اور اس کی خدمات کے ضمن میں اپنی صحیح میں حفاظ صحابہ کا ذکر کیا اور لکھا ہے کہ قرآن پاک کو صُحف میں جمع کرنے کا اہتمام سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سرکاری طور پر کیا۔ اور اپنی زیر نگرانی کبار صحابہ کی ایک مجلس ترتیب دی جس نے اس مہم کو سرانجام دیا جس پر بحمداللہ ان تمام کبار صحابہ کا اجماع ہوا جو مرکز اسلام مدینۃ النبی ﷺ میں موجود تھے۔ حضرت علیؓ نے بھی شرح صدر کے ساتھ اس کام کا سہرا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سر پر رکھا اور ان کو اولین [1] جامع القرآن قرار دیا۔

---

(۱) اولین جامع تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ قرآن کریم جتنا اترتا جاتا وہ لکھا بھی جاتا اس طرح متفرق اشیاء پر جس طرح لکھا گیا وہ جمع ہی کی ایک شکل تھی خواہ غیر مرتب ہی سہی ←

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے بعد حضرت عثمان ﷛ کے دور خلافت میں دوسرا قدم اٹھایا گیا اور ان صُحف کو ایک مصحف کا لباس پہنا کر اہم مراکزِ اسلامی میں نہ صرف اس کے متعدد نسخے بھیجے گئے بلکہ ان کی تدریس و تعلیم کا بھی انتظام کیا گیا اور اس تاریخی مہم کی انجام دہی کا تاج حضرت عثمان ﷛ کے سر پر رکھا گیا اور اس کارنامہ کے درست ہونے کا اعلان اور حضرت عثمان ﷛ پر اعتراض کرنے والوں کے جواب کا فریضہ بھی حضرت علی نے سرانجام دیا چنانچہ حضرت علیؓ نے خطبہ دیا۔ اور حضرت عثمان ﷛ پر ہونے والے خدشوں کا بھی ازالہ کردیا۔ اور بحمد اللہ امت نے بالاجماع اس کی صحت پر مہر تصدیق ثبت کردی۔

پھر بعد میں حفاظتِ قرآن کے سلسلہ میں مختلف ادوار میں مستشرقین کے شبہات و اعتراضات سامنے آتے رہے اور علمائے اسلام نے ان کی تردید میں اپنی مساعی وقف کیں۔

چنانچہ بحمد اللہ علماءِ حق کی کوششیں بار آور ثابت ہوئیں اور اس سلسلہ میں تحقیقی کتابیں معرض وجود میں آگئیں پھر فضائل صحابہ کے سلسلہ میں شیعہ و رافضہ کے خدشوں کا ازالہ کرنے کے لئے برصغیر و (پاک و ہند) میں بھی علماء نے فیصلہ کن کردار ادا کیا خصوصاً ولی اللہی خاندان کی کوششیں نہایت ممتاز ہیں اور "ازالۃ الخفاء" اور "تحفۂ اثنا عشریہ" میں انہوں نے شیعہ کے اعتراضات کے مسکت جوابات دیئے ہیں اب ضرورت ہے کہ ان کتابوں کے تراجم اور تشریحات کو عوام تک پہنچایا جائے اس مختصر تمہید کے بعد اب میں اصل مقصد کی طرف آتی ہوں۔

مقالہ نگار "مصحفِ عثمانی" نے اپنے اس مقالہ میں مستشرقین کے شبہات کا رد کیا ہے لیکن بعض مقامات پر مراجع کو غور سے نہیں دیکھا' چنانچہ ایک اہم مقام پر لکھتے ہیں۔

> "حضرت ابوبکر صدیق ﷛ کے زمانے میں جب زید بن ثابت نے تدوینِ قرآن کے کام کا آغاز کیا تو حضرت عمر ﷛ نے تدوین قرآن کمیٹی کے سامنے آیتِ رجم پیش کی لیکن حضرت زید بن ثابت نے اسے قرآن مجید میں شامل نہ کیا"
>
> (حاشیہ نمبر:۶۲) تفصیلات کے لئے ناسخ والمنسوخ جلال الدین سیوطی کی

اسی طرح حضرت ابوبکر صدیقؓ کی ترتیب بھی مروجہ قرآن کے انداز کی نہ تھی اسی لئے اسے "مصحف" کی بجائے "صحف" کہا گیا جس کا ترجمہ منتشر اوراق ہے چنانچہ مروجہ صورت میں پہلی مرتبہ حضرت عثمانؓ نے سرکاری طور پر جمع کیا اسی وجہ سے مصحف کہا گیا یعنی مرتب صفحات لہٰذا "جامع القرآن" کا لقب حضرت عثمان بن عفانؓ کے لئے ہی مشہور ہوا (ح م)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب الاتقان کامطالعہ کریں۔[2]

آثمہ عرض گذار ہے کہ بلاشبہ حضرت زید بن ثابت' دیانت و امانت اور تدبر میں اعلیٰ درجہ پر فائز تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے معتمد کاتبِ وحی بھی رہ چکے تھے اس لئے قرآن کی کتابت و تدوین میں جس حزم و احتیاط کا انہوں نے ثبوت دیا وہ لائق صد آفرین ہے پھر خلیفہ اول نے بھی ان پر اعتماد کا اظہار کیا اور ان کو کمیٹی کا صدر بنا کر تدوین قرآن کا فریضہ ان کے سپرد کیا اور کبار صحابہ کی ایک جماعت نے ان کی مدد کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اس کمیٹی کے اہم رکن تھے اور ساتھ ہی اس منصوبہ کی نگرانی کا فریضہ بھی سرانجام دے رہے تھے مگر امام سیوطی کی الاتقان (بحث ناسخ و منسوخ)[3] میں یہ جملہ راقمہ کو نظر نہیں آیا کہ "حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آیت الرجم پیش کی لیکن زید بن ثابت نے اسے قرآن مجید میں شامل نہیں کیا" اب میں امام سیوطی کے اصل مراجع سے عبارتیں پیش کرتی ہوں۔

(۱) اس بحث کے سلسلہ میں علامہ سیوطی نے اولاً "البرہان زرکشی" سے نقل کیا ہے۔

لَوْلَا اَنْ يَقُوْلَ النَّاسُ زَادَ عُمَرُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَتَبْتُهَا یعنی آیۃ الرجم[4]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس قول سے زیادہ سے زیادہ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس منسوخ التلاوہ آیت کی کتابت کو جائز سمجھتے تھے۔ مگر جب کوئی جائز امر مصالح عامہ کے خلاف ہو تو اس کو سرانجام نہ دینا ہی بہتر ہوتا ہے جیسا کہ ان کے قول لَوْلَا اَنْ يَقُوْلَ النَّاسُ الخ سے اشارہ ملتا ہے اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ انفرادی نظریہ تھا اور رجم کے منکرین کے جواب میں اس کا اظہار فرماتے رہے اور فی زمانہ عقوبتِ رجم کے منکرین کے رویہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے یہ خدشے سوفیصد سچے ثابت ہو رہے ہیں۔ یہ ایک طویل بحث ہے جس کی یہاں گنجائش نہیں۔

حاصل یہ ہے کہ اگر یہ آیت منسوخ التلاوہ نہ ہوتی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسے درج کردیتے اور کسی کی پروانہ کرتے۔

(۲) الاتقان میں دوسرا جملہ ملاحظہ ہو جس کی عربی عبارت کا نقل کرنا ضروری ہے:

"وَاَخْرَجَ الْحَاكِمُ[5] مِنْ طَرِيْقِ كَثِيْرِ بْنِ الصَّلْتِ قَالَ كَانَ زَيْدٌ رضی اللہ عنہ وَ

---

(۲) محدث صفحہ نمبر ۷، ۱۰ جلد ۲۳ عدد جنوری ۱۹۹۳ء

(۳) الاتقان ۲/۲۶

(۴) بخاری معلقاً و تفسیر ابن کثیر ۳/۲۶۱

(۵) المستدرک کتاب الحدود ج ۴ ص ۳۶۰ قال الذہبی فی التلخیص "صحیح"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَعِیْدٌ رضی اللہ عنہ اِبْنُ الْعَاصِ یَکْتُبَانِ الْمَصَاحِفَ اَوِ الْمُصْحَفَ فَمَرَّ عَلٰی هٰذِهِ الْاٰیَةِ فَقَالَ زَیْدٌ رضی اللہ عنہ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یَقُوْلُ الشَّیْخُ وَالشَّیْخَةُ اِذَا زَنَیَا فَارْجُمُوْهُمَا الْبَتَّةَ... فَقَالَ عُمَرُ (وَفِی الْمُسْتَدْرَکِ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ مُحَرَّفٌ) لَمَّا نَزَلَتْ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَکْتُبُهَا؟ فَکَاَنَّهٗ کَرِهَ ذَالِکَ فَقَالَ عُمَرُ: اَلَا تَرٰی اَنَّ الشَّیْخَ اِذَا زَنٰی وَلَمْ یُحْصِنْ جُلِدَ وَاِنَّ الشَّابَ اِذَا زَنَا وَقَدْ اُحْصِنَ رُجِمَ"

"اس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ زید بن ثابت اور سعید بن العاص اثنائے کتابت میں اس آیت پر پہنچے تو حضرت زید نے کہا کہ میں نے اس آیت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ کو پڑھتے ہوئے سنا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: جب یہ آیت اتری تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور میں نے کہا مجھے لکھنے کی اجازت دیجئے تو آپ نے اس کو مکروہ سمجھا تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: بوڑھا غیر محصن اگر زنا کرے تو اسے کوڑے لگائے جاتے ہیں اور جوان محصن ہو کر زنا کرے تو اسے رجم کیا جاتا ہے"

حضرت عمرنے اس کے آیت نہ ہونے پر روایتاً تنقید کی ہے اور ان کا مطلب یہ ہے کہ رجم کا تعلق احصان کے ساتھ ہے اور یہ بوڑھے اور جوان کے لئے یکساں ہے اور عدمِ احصان کی صورت میں سو کوڑے ہیں۔ خواہ وہ مجرم جوان ہو یا بوڑھا ہو۔

اس حدیث میں " فَقُلْتُ اَکْتُبُهَا" کے قائل حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں اور مخاطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جیسا کہ آگے نسائی کی حدیث میں ہے کثیر بن الصلت کے طریق سے قَالَ: کُنَّا عِنْدَ مَرْوَانَ وَفِیْنَا زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَقَالَ زَیْدٌ کُنَّا نَقْرَءُ: الشَّیْخُ وَ الشَّیْخَةُ فَارْجُمُوْهُمَا الْبَتَّةَ: فَقَالَ مَرْوَانُ اَلَا تَجْعَلُهٗ فِی الْمُصْحَفِ قَالَ فَقَالَ اَلَا تَرٰی اَنَّ الشَّابَّیْنِ الثَّیِّبَیْنِ یُرْجَمَانِ ذَکَرْنَا ذٰلِکَ وَفِیْنَا عُمَرُ فَقَالَ اَنَا اَشْفِیْکُمْ قُلْنَا: وَکَیْفَ ذٰلِکَ؟ فَقَالَ اَذْهَبُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَاَذْکُرُ کَذَا کَذَا فَاِذَا ذَکَرَ آیَةَ الرَّجْمِ فَاَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُکْتُبْ لِیْ آیَةَ الرَّجْمِ قَالَ: فَاَتَاهُ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَهٗ آیَةَ الرَّجْمِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُکْتُبْ لِیْ آیَةَ الرَّجْمِ قَالَ لَا تَسْتَطِیْعُ (نسائی الکبریٰ)

(کتاب الرجم باب ۳ حدیث نمبر ۷۱۴۸/۴ ص ۲۷۱... الخ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس زید بن ثابت نے بھی یہی جواب دیا کہ رجم کا حکم شیخوخت کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ دو نوجوان محصن بھی اگر زنا کریں تو انہیں رجم کیا جائے گا اس کے بعد زید بن ثابت نے کہا۔

"وَ لَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ فَقَالَ عُمَرُ اَنَا اَكْفِيْكُمْ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اُكْتُبْ لِيْ آيَةَ الرَّجْمِ قَالَ لَاتَسْتَطِيْعُ"

اس حدیث میں "لَاتَسْتَطِيْعُ" کا وہی مفہوم ہے جو اوپر "كَاَنَّهٗ كَرِهَ ذٰلِكَ" کا ہے الغرض الاتقان "بحث ناسخ و المنسوخ" میں کہیں یہ جملہ نہیں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آیۃ الرجم کتابت کے لئے پیش کی لیکن زید بن ثابتؓ نے اسے قرآن مجید میں شامل نہ کیا بلکہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ زید بن ثابت متردد تھے مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب بیان دیا تو حضرت زید کا تردد ختم ہو گیا اور کتابت کا ارادہ ترک کر دیا۔

پس میں محترم مقالہ نگار سے گذارش کروں گی کہ وہ اس ساری عبارت کو الاتقان میں دوبارہ پڑھیں اور غور کریں۔ اگر مدیر اعلیٰ مجلہ محدث اجازت دیں تو میں اس پر مستقل مضمون لکھ سکتی ہوں۔ میں نے نسائی (الکبریٰ) اور المستدرک للحاکم میں اس حدیث کی طرف رجوع کر لیا ہے اور نسائی (الکبریٰ) کے مطالعہ سے اندازہ ہوا کہ اس کی طباعت تصحیح کے ساتھ نہیں ہوئی گو تحقیق کے ساتھ مطبوع ہے۔

مزید یہ کہ امام سیوطی کے اقتباسات میں تصرف سے کام لیتے ہیں اور بعض اوقات الجھاؤ بھی پیدا کر دیتے ہیں مگر یہاں پر امام سیوطی کی تہذیب واضح ہے۔

● (۳) اس طرح صاحبِ مقالہ لکھتے ہیں:

شاہ ولی اللہ کے الفاظ کہ "صحابہ کرام کے مشورہ اور اجماع سے ایک نسخہ تیار کیا گیا" خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ الخ (حاشیہ نمبر: ۷۰... ازالۃ الخفاء ۲/۵)

میں شاہ ولی اللہ کی کتاب (ازالۃ الخفاء) کی پوری عبارت نقل کئے دیتی ہوں:

"وایں جمع در مصاحف ہماں است ﴿وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ﴾ بروی منطبق است و انا علینا جمعہ و قرآنہ مبشرہ وعت.... اول حرکت در امراز صدیق اکبر بالتماس حضرت فاروق بحکم۔ شرح صدرے کہ وی بآں مخصوص ساختہ بودند واقع شد بعد ازاں فاروق اعظم بسعیہا بکار آورد در مواضع مشکلہ۔ مباشر کشف شبہ گشت کرد مردم راہ براخذ آں بعد ازاں ذی النورین نسخہا نو بیانیدہ در آفاق فیرستاد وغیر آنرا محو ساخت۔ بعد ازاں ابی بن کعب و عبد اللہ بن مسعود و علی مرتضیٰ و ابن عباس در اقراء آن سعی بلیغ بکار بردند۔ واں قرآن مجموع در مصاحف متلو۔ برالسنہ کہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحال در مشرق و مغرب منتشراست ثمرہ مساعی جمیلہ ایشاں است۔

شاہ صاحب کی اس عبارت میں وہ الفاظ نظر نہیں آتے جو مقالہ نگار نے ازالۃ الخفاء کے حوالے سے نقل کیے ہیں۔

الغرض مندرجہ بالا حوالہ جات سے ظاہر ہے کہ صاحب مقالہ نے حوالوں میں مسامحت سے کام لیا ہے عین ممکن ہے کہ کسی مستشرق کی کتاب سے یہ حوالے نقل کر دیئے ہوں بہرحال اس مقالہ میں مسامحات ہیں ان پر نظر ثانی کی ضرورت ہے۔ واللہ الموفق للصواب

بیت القرآن کے زیر اہتمام
۹۹۔ جے ماڈل ٹاؤن لاہور

اسلامی تعلیمات کا عظیم الشان منصوبہ

رحمانیہ کیسٹ لائبریری

خصوصیات: (حصہ قراءت)

- ملکی و غیر ملکی قراء کرام کی تلاوتوں کا عظیم ذخیرہ
- ائمہ حرمین اور قراء سعودی عرب کی کیسٹیں
- ۲۰ سے زیادہ مختلف قراء کرام کے مکمل قرآن کریم
- انگریزی، اردو (ترجمہ و تشریح) مکمل قرآن کریم
- قراءات سبعہ عشرہ کی کیسٹیں اور مختلف قراءات میں قرآن کریم مکمل
- متعدد محافل قراءات کی مکمل ریکارڈنگ

(حصہ محاضرات) اوقات: عصر تا عشاء

- ملت کے دانشور حضرات کے علمی و فکری لیکچرز (اردو / عربی)
- اصول فقہ / فقہ پر لیکچروں کے کورس از حافظ عبد الرحمٰن مدنی و حافظ عبد الرشید اظہر
- حدیث و سنت کے خلاف جدید تشکیکی افکار کے تفصیلی رد
- حافظ عبد الرحمٰن مدنی کے جدید پیش آمدہ مسائل پر محاضرات
- علماء اہلحدیث کی تقاریر (حافظ عبد اللہ بہاولپوری، علامہ احسان الٰہی ظہیر وغیرہ)
- عالمی شہرت یافتہ مقرر آغا شورش کاشمیری کی تقاریر

(ریکارڈنگ کا معقول انتظام موجود ہے)

عبد الرزاق زاہد سیالکوٹی: مسئول رحمانیہ کیسٹ لائبریری، ۹۹/ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور (852897)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ